*Dr. Zulfaqar Ali Malik**

Kitab al-Mudhakkar wal-Mu'annath

This valuable work exists in a unique manuscript in al-Maktaba al-Zahiriyya, Damascus, in a volume containing three books ; the present manuscript is second in order of arrangement in that volume and covers folios 121 b to 138 b. It was transmitted by Abu 'Alī al-Ḥasan b. Ahmad b. 'Abd al-Ghaffar al-Farisi from Abu Bakr Muḥammad b. al-Sarī al-Sarraj, who read it with al-Mubarrad[2]. It was once a part of the endowment of Dar al-Ḥadith al-Ḍiya'iyya[3], which was established by Ḍiya'al-Din Muḥammad b. 'Abd al-Wahid al-Maqdisi in 620 A.H./122 A.D.[4], on Jabal Qasiyun[5]. Scholars like Muḥammad b. Muḥammad b. Abd Allah b. 'Alī b. Mashadha al-Isfahani, Isma'il b. 'Alī b. al-Muslim b. Muḥammad b. 'Alī b. Maḥmud al-Baghdādī and Ibn al-Nashaf al-Wasiti seem to have used it[6].

The author in his small introduction explains the contents of the work as follows :

> "I will mention in this book masculine nouns and feminine nouns, those masculine nouns which contain the signs of the feminine gender, those of the nouns which can be used as masculine as well as feminine, those of the feminine nouns which have the signs of the feminie gender, and those which do not have that sign at all"[7].

After this introduction, al-Mubarrad explains the signs of the feminine gender علاماة التانيث in detail[8], and then takes the problems mentioned in the introduction one by one and discusses them. The work is divided into three chapters, their captions being :

1. [9]باب ما وقع فيه الهاء والالف اسما غير نعت و ما يكون نعتا.

---

* Professor of Arabic & Chairman, Deptt. of Arabic, Universty of the Punjab.

1. Al-Khaza'in, 36.
2. *Al-Mudhakkar wa'l Mu'nnath*, f. 121 b.
3. Ibid.
4. *Khitat al-Sham*, 6/99. According to Kurd 'Ali the founder of this seminary was a reputed scholars of his age but he adds that nothing whatsoever is known of hia life.
5. See *Mu'jam al-Buldan*, 7/11.
6. *Al-Mudhakkar wa't-Mu'nnath*, f. 121 a.
7. Ibid. 8. Ibid, f. 121 b. 9. Ibid, f. 121 b.

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر*

محمد بن قاسم الثقفی بحیثیت شاعر

برصغیر اور بلاد عرب کے تعلقات بھی اتنے ہی قدیم ہیں جتنی انسانیت کی محفوظ و معلوم تاریخ پرانی ہے۔ محمد بن قاسم بن محمد بن الحکم بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب الثقفی۔[۱] کی آمد سے پہلے یہ سرزمین دین اسلام اور اہل اسلام سے بھی آشنا ہو چکی تھی۔[۲] مگر اس حقیقت سے انکار شاید مشکل ہے کہ عربی زبان و علوم اور عربی شعر و شاعری کے چرچے باب الاسلام سندھ کے اس عظیم فاتح کی آمد کے ہی مرہون منت ہیں! قدیم عربی مآخذ میں ایسے شعراء کے نام اور ان کا کلام محفوظ ہوگیا ہے جو اس عظیم مسلمان سپہ سالار کے ہمراہ موجودہ پاک سرزمین میں وارد ہوئے اور سندھ و ملتان کی فتوحات کے بارے میں مختلف مواقع پر شعر کہے۔ ان قدیم مآخذ میں محمد بن قاسم کے بعض اشعار بھی محفوظ ہوگئے ہیں جن کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ سرزمین پاک میں عربی شعر و شاعری کی تاریخ کا سرعنوان بھی بن سکتا ہے۔ معجم الشعرا کے مصنف علامہ المرزبانی نے اسے کم گو (مقلین) شعراء میں شمار کیا ہے اور اس کے کلام کا نمونہ بھی درج کیا ہے۔[۳]

محمد بن قاسم والی عراق حجاج بن یوسف کا رشتہ دار تھا (محمد بن قاسم کا دادا محمد بن الحکم حجاج کا سگا چچا تھا![۴])، سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں مسلمان سپاہی حضرت عمر ابن الخطابؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے عہد میں ہی پہنچ چکے تھے مگر اس سرزمین کو باقاعدہ فتح کرنے کا منصوبہ حجاج بن یوسف نے ہی بنایا تھا، محمد بن قاسم سے پہلے حجاج نے اپنے دو سپہ سالاروں عبیداللہ بن نبہان اور ابن طہفۃ البجلی کی قیادت میں دو لشکر یکے بعد دیگرے روانہ کیے تھے مگر یہ دونوں سردار مارے گئے تھے اور ان کی فوجی مہمیں ناکام ہو گئی تھیں، جو لشکر محمد بن قاسم کی قیادت میں روانہ ہوا اس نے تین سال کے

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی۔

۱۔ علی ابن حزم الاندلسی: جمهرة انساب العرب۔ ص ۲۶۸

۲۔ سید سلیمان ندوی: عرب و ہند کے تعلقات، ص ۱۰، مجلۃ کلیۃ الاداب قاہرہ یونیورسٹی، مئی ۱۹۵۳ء

۳۔ معجم الشعراء ص ۴۴۳، تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، ص ۴۰

۴۔ جمهوة انساب العرب، ص ۲۶۷ تا ۲۶۸

عرصے میں بلوچستان و سندھ کے علاوہ صوبہ سرحد اور پنجاب کے علاقوں کو فتح کر کے اسلامی خلافت میں شامل کر دیا ۔[۱] موجودہ پاکستان کے بیشتر علاقے اموی خلافت دمشق کا ایک صوبہ بن گئے تھے ۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک اور حجاج بن یوسف کی وفات کے باعث اس نوجوان سپہ سالار کو اپنی مہم مکمل کیے بغیر معزول کر کے قید میں ڈال دیا گیا تھا ، محمد بن قاسم پورے برصغیر کو فتح کرنے کا عزم رکھتا تھا ۔ اور اپنے حسن سلوک اور حسن انتظام کے باعث مقامی رعایا میں بے حد مقبول اور ہر دلعزیز تھا حتیٰ کہ بقول بلاذری اس کی ہندو رعایا نے اس کی مورتی بنا کر اس کی پوجا شروع کردی تھی ۔[۲]

محمد بن قاسم کا انجام بےحد المناک اور حسرت ناک ہوا ۔ اسے جب پا بہ جولان لے جا کر واسط کی فوجی چھاؤنی میں قید میں ڈال دیا گیا تو اس نے اموی حکمرانوں پر اپنے احسانات اور اپنے شاندار کارناموں کا احساس دلایا جس کا ثبوت اس کے بعض اشعار سے بھی ملتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے :

اضاعونی وای فتی اضاعوا!   لیوم کریھۃ و سداد ثغر

یعنی انھوں نے مجھے ضائع کر دیا مگر انھیں معلوم نہیں کہ انھوں نے میدان جنگ اور سرحدوں کی حفاظت میں کام آنے والے کیسے نوجوان کو کھو دیا ہے !

بعض کا قول یہ ہے کہ اموی خلیفہ نے اسے معاف کر دیا تھا مگر صالح بن عبدالرحمن نے ذاتی عداوت و عناد کے سبب محمد بن قاسم کو قید میں اتنی اذیتیں پہنچائیں کہ وہ ان کی تاب نہ لا سکا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملا ۔[۳] امام علی بن احمد بن حزم کا قول یہ ہے کہ ''وقتل نفسہ فی عذاب یزید بن المھلب'' یعنی اس نے یزید بن مہلب کی اذیت کے سبب خودکشی کرلی تھی ۔[٤] بہرحال وہ عظیم نوجوان فاتح جس نے سترہ سال کی عمر میں لشکر کی قیادت کرتے ہوئے تین سال کے اندر وادیٔ سندھ کو فتح کر کے اسلامی خلافت کا حصہ بنایا تھا سنہ ۹۸ھ (۷۱۷ء) میں اس دارفانی سے کوچ کرگیا ، ابھی اس کی عمر تقریباً چوبیس سال ہی تھی !

محمد بن قاسم کی فوج میں بعض ایسے سپاہی بھی تھے جو شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے ، انھوں نے سندھ و ملتان میں اسلامی لشکر کی فتوحات کے بارے میں شعر کہے ہیں

۱- فتح نامہ سندھ ، ص ۲۴۱ ، فتوح البلدان ، ص ۴۴۱ ، ہاشمی فرید آبادی : تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ۱ : ۹۳

۲- فتوح البلدان ، ص ۵۳۹ ، ہاشمی فرید آبادی : تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ۱ : ۹۳

۳- خیر الدین زرکلی : الاعلام ۷ : ۲۲۵ ، معجم الشعراء ۴۴۳ ، الکامل ۴ : ۱۲۴

۴- جمهرة انساب العرب ، ص ۲۶۸ ، فتوح البلدان ، ص ۶۰۸

جو کتب تاریخ و ادب میں محفوظ ہوگئے ہیں داھر اور اس کے بیٹے کے قتل کے بارے میں ایک شاعر نے کہا تھا :

نحن قتلنـا دھراً و دوھرا والخیل تردی منسراً فمنسرا

یعنی ہم نے داہر اور دوہر کو قتل کر دیا ، شہسوار فوج کے بعد فوج کو ہلاک کرتے جا رہے تھے -

بلاذری نے لکھا ہے کہ فتح سندھ اور راجہ داہر کے قتل کی خبر سن کر حجاج بن یوسف نے اس فوجی مہم پر خرچ ہونے والے پیسے کا اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ اس پر چھ کروڑ درہم خرچ ہو چکے ہیں جبکہ مال غنیمت کے طور پر حاصل ہونے والا سرمایہ بارہ کروڑ درہم سے زائد ہے - اس پر حجاج نے کہا تھا : ''ہم نے غیظ و غضب کی آگ بھی ٹھنڈی کر لی ، انتقام بھی لے لیا ، داہر کا سر اور چھ کروڑ درہم کا سرمایہ زائد منافع کے طور پر حاصل ہوگیا ہے !'' داہر کو جس مسلمان سپاہی نے قتل کیا تھا اس کا نام عمرو بن خالد الکلابی تھا جو شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتا تھا ، اس نے محمد بن قاسم کی مدح کرتے ہوئے اپنے اس کارنامے کو یوں بیان کیا ہے :[1]

الخیل تشہد یوم داہر والقنا و محمد بن القاسم ابن محمد
انی فرجت الجمع غیر معرد حتی علوت عظیمھم بمھند
فترکتہ تحت العجاج مجدلاً متعفر الخدین غیر موسد

(۱) داہر کے خلاف لڑی جانے والی جنگ کے بارے میں شہسوار ، نیزے اور محمد بن قاسم بن محمد گواہ ہیں کہ :

(۲) میں ادھر ادھر بھاگے بغیر لشکر کو چیرتا ہوا آگے نکل گیا تھا حتیٰ کہ تلوار ہاتھ میں لیے ان کے بڑے آدمی پر چڑھ گیا تھا -

(۳) میں نے اسے خاک میں روند کر رکھ دیا تھا ، اس کے رخسار خاک آلود ہو چکے تھے اور اس کا سر تکیہ کے بغیر خاک پر پڑا تھا !

نوجوان سپہ سالار نے کم عمری میں جس حسن تدبر اور حسن انتظام کے ساتھ قائدانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا اسے بھی اس کے معاصر شعراء نے اپنے اشعار کا موضوع بنایا اور محمد بن القاسم کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے ، حمزہ بن بیض الحنفی بھی محمد بن القاسم کا معاصر شاعر تھا وہ نوجوان سپہ سالار کی یوں مدح سرائی کرتا ہے :[2]

ان المروۃ والسماحۃ والندی لمحمد بن القاسم ابن محمد
ان المنایـا اصبحت مختالۃ بمحمد بن القاسم ابن محمد

۱- طبری ۲ : ۱۲۰۰ ، فتح نامہ سندھ ، ص ۱۸۵ ، فتوح البلدان ، ص ۵۳۵
۲- فتوح البلدان ، ص ۴۴ ، الکامل ۳ : ۱۳۳

ساس الجیوش لسبع عشرۃ حجۃ　　یا قرب ذلک سود دآ من مولد

ترجمہ : (۱) بلاشبہ مروت ، سخاوت اور فیض رسانی محمد بن قاسم بن محمد کے لیے مختص ہے ۔

(۲) محمد بن قاسم کے سبب موت بھی اپنی قسمت پر فخر کرتی ہے (کہ وہ دشمنوں کو بکثرت موت کے گھاٹ اتارتا ہے) ۔

(۳) اس نے سترہ برس کی عمر میں لشکر کی قیادت کی ! سبحان اللہ ! یہ سرداری بچپن کے کسی قدر قریب ہے !

ایک اور شاعر زیادہ الاعجم ہے جو اموی دور کے کئی جرنیلوں کے ساتھ فوجی مہمات میں شریک تھا ، وہ بھی محمد بن قاسم کی بے مثال قیادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے :[۱]

ساس الرجال لسبع عشرۃ حجۃ　　ولداتـہ عن ذاک فی اشغال

قعدت بھم اھوائھم و سمت بہ　　ھمم الملوک و سورۃ الابطال

(۱) اس نے سترہ سال کی عمر میں لوگوں کی قیادت کی حالانکہ اس کے ہم عمر ایسی باتوں سے غافل ہو کر کھیل کود میں مست تھے !

(۲) ان (اس کے دوسرے ہم عمروں) کو تو ان کی خواہشات نے پست ہمت بنا دیا جبکہ اس کی شاہانہ ہمتوں اور بہادرانہ ولولوں نے اسے بلندیوں پر پہنچا دیا ۔

سندھ کی فوجی سہم پر روانہ ہونے سے قبل اور فتوحات میں مشغولیت کے زمانے میں محمد بن قاسم کی شعر و شاعری سے کسی قسم کی دلچسپی کا تذکرہ نہیں ملتا ، لیکن گرفتاری اور زندان میں اذیت رسانی کے بعد یکایک اس کا شاعرانہ جذبہ بیدار ہوتا ہے اور ایک اولوالعزم نوجوان سپہ سالار ہمیں ایک ہونہار شاعر کے روپ میں نظر آنے لگتا ہے ۔

قید و بند کی صعوبتوں کے دوران میں محمد بن قاسم نے جو اشعار کہے ان میں حسن معانی کے ساتھ ساتھ جمال لفظی بھی موجود ہے ، اسلوب میں بے ساختگی اور روانی ہے ، ابن قاسم کے یہ اشعار عربی شاعری کی فصاحت و بلاغت کا رعب و جلال بھی رکھتے ہیں ۔ محمد بن قاسم کے یہ اشعار اندلس کے عہد ملوک الطوائف کے مشہور شہزادے محمد ابن عباد اشبیلیی کے ان اشعار کی یاد دلاتے ہیں جو اس نے اپنے زمانہ اسیری میں کہے تھے !

محمد بن قاسم اپنے اشعار میں کہیں تو اپنی بہادری اور فروسیت کا تذکرہ کرتا ہے جس کا مظاہرہ اس نے فارس و سندھ کے جنگی میدانوں میں کیا تھا ، کبھی وہ بنو امیہ کی بے قدری اور احسان فراموشی کا گلہ کرتا ہے اور یہ احساس دلاتا ہے

۱۔ ایضاً ، ہاشمی فرید آبادی : تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ۱ : ۹۱

کہ اگر وہ بنو امیہ کے خلاف بغاوت کر دیتا تو اس کی وفادار فوج اور جان نثار رعایا کی موجودگی سے اس کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکتا۔

چنانچہ ایک سپاہی کی وہ قوتیں جو صرف جہاد ہونا چاہیے تھیں وہ قید و بند کی اذیتوں اور صعوبتوں کے باعث شاعرانہ جذبے میں ڈھل جاتی ہیں اور وہ کہتا ہے :

فلئن ثویت بواسط و بارضها　　رهن الحديد مكبلا مغلولا
فلرب فتية فارس قدر رعتها　　و لرب قرن قد تركت قتيلا

(۱) اگر میں آج سرزمین واسط میں لوہے کی بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا ہوں تو کیا ہوا ؟

(۲) ایک وہ وقت بھی تو تھا جب میں نے فارس کے بے شمار نوجوانوں کے چھکے چھڑا دیے تھے اور کئی ایک کھوپڑیوں کو تہ تیغ کر دیا تھا۔

محمد بن قاسم کے جو اشعار المرزباتی نے معجم الشعراء میں نقل کیے ہیں ان میں عرب کے شہسوار شاعروں کی ہیبت اور طنطنہ بھی موجود ہے اور وہ عرب سرداروں کی شرافت و نجابت کے آئینہ دار بھی ہیں ، ان کے الفاظ و معانی میں وہ حسن و رعنائی موجود ہے کہ اگر وہ اس کے سوا کچھ اور نہ بھی کہتا تو بھی چند اشعار اسے عرب کے فصیح و بلیغ شعراء کی صف میں شامل کرنے کے لیے کافی تھے۔ ابن قاسم کا ایک مصرعہ تو ضرب المثل کا درجہ حاصل کر چکا ہے :[۲]

"فیالک دھر بالکرام عثور !

"اف زمانے ! تو عظیم شرفا کو کیا کیا لغزشیں دکھاتا ہے !"

اس رائیہ قصیدہ کے صرف یہ چند اشعار دستیاب ہیں :

اتنسی بنو مروان سمعی و طاعتی　　و انی علی ما فا تنی لصبور
فتحت لهم ما بين سابور بالقنا　　الى الهند منهم زاحف و مغير
فتحت لهم مابين جرجان بالقنا　　الى الصين القى سده و اغير
لوكنت اجمعت القرار لوطئت　　اناث اعدت للوغى و ذكور
و ما دخلت خيل السكاسک ارضنا　　ولا كان من عک علی امير
ولا كنت للعبد المزونی تابعاً　　فيالک دهر بالكرام عثور !

(۱) کیا بنو امیہ میری اطاعت گزاری کو فراموش کر سکتے ہیں ؟ میں تو چھن جانے والی عزت پر ہر حال میں شاکر ہوں۔

(۲) میں نے تو ان امویوں کے لیے پیدل و سوار فوج لے کر اور مسلح ہو کر بلاد فارس اور سرزمین ہند تک فتح کر دی ہے ؟

۱۔ الکامل ابن الاثیر ۳ : ۱۳۴ ، فتوح البلدان ، ص ۵۳۹

۲۔ معجم الشعراء للمرزباتی ، ص ۴۴۳ ، فتوح البلدان ۵۳۹ ، الکامل ۳ : ۱۳۴ ، باشمی : ۱ ، ۹۳